# 1485-کیا نوح علیہ السلام کی کشتی مل چکی ہے

## سوال

میں نے یہ سنا ہے کہ نوح علیہ السلام کی کشتی چند سال قبل ملی ہے۔جس کا مرجع قرآن مجید تھا اور انجیل اس کے معارض تھی تو کیا یہ صحیح ہے ؟

## پسندیدہ جواب

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

.{ان سے پہلے قوم نوح نے بھی ہمارے بندوں کو جھٹلایا تھا اور دیوانہ بتلا کر جھڑک دیا تھا، تو اس نے اپنے رب سے دعا کی کہ میں بے بس ہوں تو میری مدد کر، پس ہم نے آسمان کے دروازے زور کے مینہ سے کھول دیا، اور زمین سے چشموں کو جاری کر دیا تو پانی اس کام کے لیے جمع ہو گیا جو مقدر کیا گیا تھا، اور ہم نے اسے تختوں اور کیلوں والی ( کشتی ) پر سوار کر لیا، جو ہماری نظروں کے سامنے چل رہی تھی یہ اس کا کی طرف سے بدلہ تھا جس کا کفر کیا گیا، اور بلاشبہ ہم نے اس واقعہ کو نشانی بنا کر باقی رکھا کوئی ہے نصیحت حاصل کرنے والا بتاؤ میرا عذاب اور میری ڈرانے والی باتیں کیسی رہیں ؟ }. القمر(9-16)۔

حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ تعالی اس کی تفسیر میں کہتے ہیں :

فرمان باری تعالی ہے .{ ، اور بلاشبہ ہم نے اس واقعہ کو نشانی بنا کر باقی رکھا کوئی ہے نصیحت حاصل کرنے والا }.

اس سے مراد عبرت ہے ، اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ اس سے کشتی مراد ہے کہ اسے بطور نشانی چھوڑ دیا کہ نوح علیہ السلام کے بعد آنے والی قوم اس سے عبرت حاصل کرے اور رسولوں کی تکذیب نہ کریں ۔

قتادہ رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں کہ اللہ تعالی نے اس کشتی کو جزیرہ میں ایک باقردی نامی جگہ میں بطور عبرت اور نشانی ( عراق میں ایک جگہ کا نام ہے ) چھوڑ دیا حتی کہ اس امت کے پہلے لوگوں نے اسے دیکھا ، حالانکہ اس کے بعد کتنی کشتیاں تھیں جو کہ مٹی اور ریت بن چکیں ہیں ۔

اورظاہر یہی ہے کہ اس سے جنس سفن (کشتی) مراد ہے جیسا کہ اللہ تعالی کا یہ فرمان ہے :

**{اوران کے لیے ایک نشانی (یہ بھی) ہے کہ ہم نے ان کی نسل کو بھری ہوئے کشتی میں سوار کیا، اوران کے لیے اس جیسی اورچیزیں پیدا کیں جن پر یہ سوار ہوتے ہیں}** یس (42–41).

اوراللہ سبحانہ وتعالی کے فرمان کا ترجمہ کچھ اس طرح ہے :

**{جب پانی میں طغیانی آگئ تواس وقت ہم نے تمہیں کشتی میں چڑھالیا تاکہ اسے تمہارے لیے نصیحت اوریادگار بنادیں اور (تاکہ) یادرکھنے والے کان اسے یادرکھیں}** الحاقۃ (12–11).

تواس لیے یہاں کہاں کہ (کوئ ہے نصیحت حاصل کرنے والا) یعنی کوئ ایسا ہے جو نصیحت اورعبرت حاصل کرے ۔ انتھی ۔

تواس طرح حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ تعالی کی اس آیت (ولقد ترکناھا) کی تفسیر تین اقوال پر مشتمل ہے :

اول :

یہ اس سے مراد یہ ہوکہ ہم نے آنے والوں کے لیے یہ قصہ عبرت اور نصیحت کے چھوڑا ۔

دوم :

یہ اس سے مراد یہ ہوکہ ہم نے نوح علیہ السلام کی کشتی کو باقی رکھا تاکہ آنے والی قومیں اسے دیکھ کر نصیحت حاصل کریں اور عبرت پکڑیں کہ اللہ تعالی مومنوں کونجات اورکافروں کوھلاک کرتا ہے ۔

سوم :

یہ کہ اس سے مراد یہ ہو ہم نے جنس سفن (کشتی) کوزمین میں چھوڑا اورانسان کوسکھایا تاکہ وہ عبرت حاصل کرے کہ اس پر کس طرح اللہ تعالی کی نعمتیں ہیں، اورکس طرح نوح علیہ السلام اورمومنوں کوان موجوداورمعروف کشتیوں کی مثل سے نجات دینے کے بعدان کی اولادباقی رکھی ۔

بہر حال نوح علیہ السلام کی کشتی کا مل جانا اور اسے نوح علیہ السلام کے بعد آنے والی قوموں کا دیکھ لینا تاکہ یہ کشتی ان کے لیے باعث عبرت اور نصیحت ہو نہ تو خلاف شرع ہے اور نہ ہی خلاف عقل ۔

لیکن کشتی کے ثبوت کی کیفیت میں ہر ملنے والی کشتی کے بارہ میں کہنا کہ یہ نوح علیہ السلام کی کشتی ہے تو جو بھی پرانی کشتی پائے اور وہ یہ دعوی کر دے کہ یہ کشتی نوح ہے اور اس کے اس دعوی کو مان لیا جائے ۔

واللہ تعالی اعلم .